Biannual Research Journal
AL-IDAH
Published by
SHAYKH ZAYED ISLAMIC CENTRE
UNIVERSITY OF PESHAWAR
PESHAWAR PAKISTAN
ISSN (Print) : 2075-0307
ISSN (Online) : 2664-3375
OPEN ACCESS
الإیضاح
شیخ زاید مرکز اسلامی جامعہ پشاور
www.al-idah.szic.pk
JAN-JUNE 2021
VOL:39 ISSUE:1

عہد جہانگیری میں اسلامی فنون لطیفہ: ایک تجزیاتی مطالعہ

The Islamic Fine Arts in the Period of Jahangir

An Analytical Study

Author(s): **1. Dr. Munazza Hayat**

Associate Professor, Department of Islamic Studies, Bahauddin Zakaria University, Multan, Email: munazza.farhan@hotmail.com

2. Dr. Sobia Khan

Assistant Professor, The Govt. Sadiq Women College University, Bahawalpur, Email: sobiakausar.khan@gmail.com

Issue:
http://al-idah.szic.pk/index.php/al-idah/issue/view/34
URL:
http://al-idah.szic.pk/index.php/al-idah/article/view/747.
Citation: *Hayat, M. and Sobia Khan 2021. The Islamic Fine Arts in the Period of Jahangir (An Analytical Study). Al-Idah . 39, - 1 (Jun. 2021), 241 - 252.*

Publisher: *Shaykh Zayed Islamic Centre, University of Peshawar, Al-Idah – Vol: 39 Issue: 1 / Jan – June 2021/ P. 241 - 252.*

Article DOI:
https://doi.org/10.37556/al-idah.039.01.0747.

Received on: 09- March - 2021
Accepted on: 01 – June - 2021
Published on: 30 – June - 2021

cc BY
Islamic Research Index
Crossref
DOAJ DIRECTORY OF OPEN ACCESS JOURNALS
AUSTRALIAN ISLAMIC LIBRARY
INTERNATIONAL Scientific Indexing
INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL

Abstract:

The sub-continent has been the hub of Muslim civilization and culture for centuries. Its impact may still be seen on today's civilization. The distinct Islamic arts especially of the Mughal dynasty ruled for more than three hundred years from Babur to Alamgir. The policies of the Mughal Empire have remained the same in almost every era. Gardens, architecture, madrassas, mosques, trade, archery, literature, music, painting and other arts have reached such heights and perfection that the world still appreciates them. Following in the footsteps of his forefathers, Jahangir played an important role in the Indian civilization and fine arts, his literary taste was exemplary. The purpose of this article is to review the work on Islamic fine arts in the time of Jahangir.

Key Words:

Islamic Fine Arts, Poetry, Literature, Paintings, Period of Jahangir

برصغیر صدیوں تک مسلم تہذیب و ثقافت کا محور رہا ہے۔اس کا اظہار اور اثر آج کی تہذیب پر بھی ہے۔یہاں کے علم دوست سلاطین و امراء کے علمی و تہذیبی کارناموں کے آثار آج بھی اس کی تہذیب و ثقافت پر ثبت ہیں[1]۔علوم و فنون کی تمام شاخوں میں اس قدر ترقی ہوئی کہ ان کی عظمت اسلامی ممالک اور عرب ممالک میں بھی مسلم تھی۔مغلیہ خاندان نے تین سو برس سے زیادہ حکومت کی۔دنیا میں ایسا کم ہوا ہے کہ چھ باپ بیٹے ایک کے بعد ایک سب لائق ہوں۔یہ اعزاز مغلیہ خاندان کو حاصل رہا ہے۔بابر سے لے کر عالمگیر تک تمام حکمران بہت لائق رہے۔مغلیہ سلطنت کی پالیسیاں تقریبا ہر زمانہ میں یکساں رہیں۔اس زمانہ میں جہاں علمی ترقی کی انتہا ہوئی وہاں ہی تہذیب و تمدن اور فنون لطیفہ میں بھی بے پناہ ترقی ہوئی۔ باغات، تعمیرات، مدرسے، مسجدیں، تجارت، تیراندازی، عورتوں کی تعلیم، تصانیف، موسیقی، مصوری، علوم و فنون ان میں ایسا عروج و کمال حاصل کیا کہ آج بھی دنیا اس کی معترف ہے۔[2]زیر نظر مقالہ میں جہانگیر کے دور میں اسلامی فنون لطیفہ پر ہونے والے کام کا جائزہ لینا مقصود ہے۔

مغلیہ سلطنت کا ہر بادشاہ شعر و ادب کا دلدادہ رہا ہے۔برصغیر میں اس خاندان کا پہلا حکمران شہنشاہ بابر(۱۵۲۶۔۱۵۳۰) شعر و ادب کا نہایت عمدہ ذوق رکھتا تھا۔اکثر اوقات ترکی میں شعر بھی کہتا تھا۔مغلیہ خاندان کے چوتھے حکمران نورالدین جہانگیر (۱۶۰۵۔۱۶۲۷) کی تعلیم و تربیت ایک خاص ماحول میں ہوئی۔ باکمال اساتذہ جیسا کہ قطب الدین اور عبدالرحیم خانخاناں جیسے اساتذہ سے خصوصی تعلیم و تربیت حاصل کی جس کی وجہ سے فطری شعری ذوق مزید نکھر کر سامنے آیا۔ اور عربی ، فارسی اور ترکی میں کمال مہارت حاصل کر لی۔اسی تربیت کی بدولت فارسی زبان میں انشاء پردازی پر کمال حاصل تھا۔اور اسی کمال کی بدولت ”تزک جہانگیری“

تصنیف کی۔ جہانگیر ادب شناس فرمانروا تھااور اس فن میں ایک بلند اور ممتاز مقام رکھتا تھا۔[۳]

جہانگیر کو کتب جمع کرنے اور مطالعہ سے بھی خاص شغف تھا اس کے والد کے کتب خانے سے علم کی روشنی لینے کی وجہ سے شاعری کا ذوق اور تنقیدی نگاہ اس قدر بلند درجہ کو پہنچ گئی تھی کہ وہ علم و سخن کے آسمان پر مانند آفتاب روشن ہوا۔ جس کی سب سے عمدہ مثال خود ''تزک جہانگیری ہے''۔ یہ تزک جہانگیری انشاء پردازی اور قوت تحریر کا عمدہ نمونہ ہے۔ جہانگیر کو جو کتب خانہ وراثت میں ملا تھا اس میں اس نے علم و ادب، شعر و شاعری اور فنون کی کتب میں مزید اضافہ کیا۔[۴] مولانا شبلی کی رائے تزک جہانگیری کے بارے میں یہ ہے کہ ''اس کتاب کی بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ واقعات کو ایسے بے تکلف، برجستہ اور دل آویز طریقے سے ادا کرتا ہے کہ بڑے بڑے انشاء پرداز نہیں کر سکتے۔''[۵] مندرجہ بالا تحریر سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ جہانگیر کا ادبی ذوق کس قدر عمدہ تھا۔

(الف) شاعری:

جہانگیر شاعر بھی تھا اور شعر و سخن کا نقاد بھی، جہانگیر کے دور میں قندھار کا صوبیدار غازی و قاری شعراء اور علماء کا بڑا شوقین تھا۔ ایران سے جو شعراء برصغیر آتے وہ پہلے اسی کے دربار میں قیام کرتے۔ اسی زمانہ میں قصبہ مؤ کے شیخ نبی ہندی کے مشہور شاعر گزرے ہیں انہوں نے گیان دیپ کے نام سے اعلیٰ پایہ کی صوفیانہ عشقیہ کہانی لکھی۔[۶]

اسی دور میں نعمت خان بھی ہندی کا ایک مشہور شاعر گزرا ہے۔ اس کی تصانیف کی تعداد تقریباً ستر تک ہے جن میں سے اکیس کا شمار پریم گاتھاؤں میں کیا جاتا ہے۔ یہ اتر پردیش کی ہندوستانی اکیڈمی میں موجود ہیں۔ ایک مسلمان ہندی شاعر طاہر نے ۱۶۲۰ میں ایک کتاب کوک سار تحریر کی۔[۷] جہانگیر بادشاہ ہی کے عہد میں احمد نے ایک کتاب سامدریکا تحریر کی تو اسے گنیش وینمہ سے شروع کیا۔ اسی طرح احمد اللہ وکشنا کی تصنیف نایکا بھید میں شری رام جی، سرسوتی اور گنیش جی کے نام نظر آتے ہیں۔ یعقوب نے راشن بھوشن لکھی تو اس میں شری گنیش، سرسوتی، رادھا کرشن اور گوری شنکر کو خراج تحسین پیش کیا۔[۸]

سنسکرت کے ایک شاعر رودر نے جہانگیر کی سرپرستی سے متاثر ہو کر ایک مدحیہ نظم نواب خان چرت تحریر کی۔ اس کی ایک مدح جہانگیر کے بیٹے شاہزادہ خرم کے لئے بھی ہے اس کا نام سمملاسہ ہے۔[۹] جہانگیر کے دربار کے ہندو شعراء میں کیشو مسر اور پوکھر کے نام ملتے ہیں۔ اس دور میں مسلمانوں نے ہندوؤں کے علم و ادب میں کافی دلچسپی لی۔ شیخ سعد اللہ نے رامائن کو فارسی میں منظوم کیا اور اس کا نام رام دستیار رکھا۔[۱۰]

رائے منوہر لال ولد رائے کرن لڑکپن سے جہانگیر کے زیر سایہ تعلیم پا کر جوان ہوا تھا، فارسی زبان کی شاعری اور خوشخطی میں سلیقہ خاص پیدا کیا۔[۱۱] راجہ سورج سنگھ نے ایک ہندو شاعر کو دربار میں پیش کیا، جہانگیر اس کے چند ہندی اشعار سن کر محظوظ ہوا اور ایک ہاتھی بطور انعام دیا۔[۱۲]

مغلیہ دربار کی شان و شوکت اور زینت و آرائش کے ساتھ ساتھ ہندوستانی کلچر کو فروغ حاصل ہونے لگا۔ بادشاہ کے امیر بھی فیاضی کا مظاہرہ کرتے بعض امراء خود بھی اہل علم تھے۔ علی مراون خان، سعد اللہ خان، سعید خان،

ظفر خان، میر جملہ، افضل خان اور راجہ جے سنگھ وغیرہ نہ صرف ماہر جنگجو تھے بلکہ علوم و فنون کے بھی مربی تھے وہ جہاں گئے اپنے ساتھ دربار کی روایات لے گئے اور مختلف صوبوں میں جا کر علوم و فنون کو ترقی دی۔[۱۳] جہانگیر اہل علم کا بہت بڑا قدردان تھا۔ جن علماء کا وہ قدردان تھا ان کا ذکر وہ تزک جہانگیری میں بھی کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ شعراء کا بھی قدردان تھا۔ بابا طالب، (اصفہانی)، نسونی کامتی، ملک الشعراء، طالب املی، میر قاسم کامتی، حیدر مفصلی، ملا حساتی گیلانی، ملا محمد شفیع، مازندرانی، ملا نظیری نیشاپوری، سورانے گیلانی یہ تمام شعراء عہد جہانگیر کے ممتاز شعراء میں شمار ہوتے تھے۔[۱۴] رائے منوہر لال جو فارسی زبان کا شاعر تھا جہانگیر کے زیر سایہ فنی تعلیم و تربیت حاصل کرتا رہا۔ راجہ سورج سنگھ نے ایک بار ایک ہندو شاعر کو دربار میں پیش کیا تو جہانگیر نے انعام میں ہاتھی عطا کیا۔

نورالدین جہانگیر کے دور میں کئی خواتین بھی شاعری کرتی نظر آتی ہیں جیسا کہ نورالدین جہانگیر کی پہلوٹھی کی بیٹی جہاں آراء بیگم فارسی زبان میں عمدہ شاعری کرتی تھیں۔ یہ ایک صوفی خاتون ہونے کے ساتھ ساتھ ادب شناس خاتون تھیں۔ شاعروں پر کرامات اور انعامات بھی نچھاور کرتی تھیں۔[۱۵] ان کی قبر کی لوح پر یہ شعر درج ہے۔

بغیر سبزہ نپوشد کسی مزار مرا
کہ قبرپوش غریباں ہمیں گیاہ بس است

وہ مرثیہ نگاری بھی کرتی تھیں اپنے والد گرامی کی وفات پر مندرجہ ذیل شعر کہے:۔

ای آفتاب من کہ شدی غائب
از نظر آیا شب فراق تراھم بود سحر
ای بادشاہ عالم مای قبلہ جہاں
بگشای چشم رحمت و بر حال من نگر
نالم چنیں ز غصہ حر بارم بودست
سبوزم چو شمع در غم و درد مرو دبہ سر[۱۶]

جہانگیر کی بیویوں میں ہی سے ایک دِل آرام بھی فارسی گو شاعرہ تھی۔ اس کے علاوہ فناء النساء اور حیات النساء بھی بہت اچھی فارسی شاعرہ تھیں۔ حیات النساء، حیات تخلص اور فناء النساء، فنا تخلص کرتی تھیں۔ شعری ذوق اس قدر عمدہ تھا کہ فی البدیہہ بھی اشعار کہا کرتی تھیں۔

فناء النساء بیگم کے چند اشعار نمونے کے طور پر:

ہنگام سحر دلبر من جلوہ گر آمد
صد فتنہ خوابیدہ محشر بر سر آمد[۱۷]

نور جہاں جو نورالدین محمد جہانگیر کی رفیقہ حیات تھی نہایت عالمہ فاضلہ اور ذوق علم وادب اور فن شناس خاتون تھیں۔

تاریخ ادبیات کے مطابق:

"نور جہاں بیگم نور الدین محمد جہانگیر کی رفیقہ حیات ایک عالمہ اور فاضلہ خاتون تھیں حسن ذوق اور علم وادب کی دولت سے سرفراز تھیں۔"[۱۸] ان کی ذوق شاعری کا ایک نمونہ درج ذیل ہے۔

ایک بار جہانگیر نے ایسا لباس پہنا جس کا بٹن لعل بے بہا کا بنا تھا۔ اسے دیکھتے ہی فوراً شعر کہا۔

قرانہ تکمہ لعل است بر قبای حریر

شدہ است قطرہ خون منت گریہ با جہانگیر[۱۹]

نور جہاں نے علوم وفنون میں بھی نہایت دلچسپی دکھائی ہندوستان میں طرح طرح کے زمانہ لباس عطریات زریں کپڑے وغیرہ متعارف کروائے۔ عطر گلاب ایجاد کیا اس کی ایجاد پر جہانگیر نے بیش قیمتی ہار بطور تحفہ پیش کیا۔ اور اس کا نام بھی عطر جہانگیری رکھا۔ علماء اور فضلاء کا قدر دان ہونے کے سبب نور جہاں اکثر ان کی ہمت افزائی کیا کرتی تھی اور انعام واکرام سے نوازتی رہتی تھی۔ حاضر جوابی میں بھی وہ بے مثال تھی ایک مصرع سنتے ہی دوسرا مصرع موزوں کر دیتی تھی۔ مشہور ہے کہ ایک بار جہانگیر نے عید کا چاند دیکھ کر کہا:۔

ہلال عید بہ اوج فلک ہویدا شد

نور جہاں نے برجستہ دوسرا مصرعہ کہا:

کلید میکدہ گم گشتہ بود پیدا شد[۲۰]

علوم وفنون کی قدر دانی میں نور جہاں بھی جہانگیر سے پیچھے نہ تھی۔ اس کا بھی ایک ذاتی کتب خانہ تھا اور خود بھی اس میں اضافہ کرتی رہتی تھی۔ مرزا کامران کا دیوان اس نے قیمتاً خریدا اور اس کے اول صفحے پر عبارت درج ہے۔

"تین مہر قیمت اموال، نواب نور النساء بیگم"۔[۲۱]

(ب)　پارچہ بافی:

مغلیہ عہد میں پارجہ بافی کو بہت فروغ حاصل ہوا۔ عہد جہانگیر میں ململ کی بعض قسمیں ایسی بنائی جاتی تھیں جو پندرہ گز لمبی اور ایک ایک گز چوڑی ہوتی تھیں۔ لیکن یہ وزن میں بہت ہی ہلکی ہوتی تھی۔ اور ایک قسم ایسی بھی تھی کہ ململ کا ایک تھان دیا سلائی کے بکس کے اندر چلا جاتا تھا، اور اس کی قیمت بھی کافی زیادہ تھی۔[۲۲]

جہانگیر کی پہلی زوجہ مان بائی عرف شاہ بیگم کی ایک تصویر سے اس کے دور کی خواتین کے لباس کے متعلق معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے زری کے کام کا رواج تھا اور عام طور پر عورتوں کے لباس میں زری، گوٹھے پٹھے، کناری، زردوزی کے کام کا عام رواج تھا۔ لباس میں پائجامہ، باریک گھیر دار لباس کی ترویج تھی اور اس کے کے لیے سونا، چاندی بھی استعمال ہوتا تھا۔[۲۳]

عہد جہانگیر میں ایک خاص قسم کی شال تھی جس کا نام پرم نرم رکھا گیا بہت زیادہ ملائم اور خوبصورت تھی اس کی

بھی کئی قسمیں تھیں مثلاً مسزمہ اور ورمہ وغیرہ شال کا اون تبت سے آتا تھا۔ درباروں اور گھروں کی آرائش کے لئے عمدہ قالین، حاجم، چنائیاں اور چاندنی بھی تیار کروائے جاتے تھے۔ کشمیر کی شال کی اون سے خاص قسم کے قالین تیار کیے جاتے تھے۔[۲۴]

جہانگیر کے زمانہ میں نور منزل کے نام سے باغ تیار ہوا جس پر دولاکھ روپے صرف ہوئے۔[۲۵] چاندنی جو ایک خاص قسم کا قالین ہے یہ نورجہاں ہی کی اختراع ہے اور نہایت خوبصورت ایجاد ہے۔[۲۶] قلعہ کے اندر منقش دیواریں، جابجا طلائی کام زرنگار پردے، چھتوں پر چھت گیری، ریشمی اور جواہرات سے ٹکے ہوئے مخمل کے پردے اور پردوں پر تصویریں، رنگ سازی عہد جہانگیر کے علوم وفنون کا منہ بولتا ثبوت ہیں، خطائی اور چینی ظروف استعمال ہوتے تھے۔[۲۷] محل کے اندر نورجہاں نوروز مناتی تھی۔ اس موقع پر شہر اور سلطنت کے صناع اپنی بنائی گئی مصنوعات کا مظاہرہ کرتے تھے۔[۲۸]

(ج) دیگر علوم وفنون:

جہانگیر نے اپنے آباء واجداد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہندوستان کے تہذیب وتمدن اور علوم وفنون میں خاصی دلچسپی لی اور اس کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ اس نے خود ایک تزک تحریر کی۔ عثمان کی مشہور تصنیف چتراولی ۱۶۱۳ میں تحریر کی گئی جس میں پدماوت کے انداز کی تماثیل اور مسائل بیان کئے گئے ہیں۔[۲۹] رائے منوہر لال جو کہ رائے لون کرن کا خلف الرشید تھا، جہانگیر کی ہی زیر تربیت پل کر بڑا ہوا اور فارسی زبان وادب میں وہ ملکہ حاصل کیا کہ آج بھی اس کا نام فارسی کے ادباء میں عزت سے لیا جاتا ہے۔ وہ فارسی زبان کا بے مثل انشاپرداز تھا اور اس کے ادب میں بے تکلفی، صفائی اور سادگی تھی۔ ایک مؤرخ، جغرافیہ دان، مصور اور موسیقی شناس شخص تھا۔ جب وہ پھلوں، پھولوں، پرندوں اور جانوروں کی جزوی تفصیلات بیان کرتا تھا تو نہ صرف زبان کا لطف قائم رکھتا بلکہ بعض اوقات ایسا لگتا تھا کہ نباتات وحیوانات کا ماہر ہے۔[۳۰]

جہانگیر علمی ذوق کے لیے شہرت رکھتا تھا۔ شاہی کتب خانے کے علاوہ اس کا اپنا کتب خانہ بھی تھا۔ اس کتب خانہ کا اہتمام مکتوب خان کے حوالے تھا۔ مختلف علماء کو تحفتاً بھی کتب عطا کرتا تھا۔ ایک بار گجرات کے مشائخ جہانگیر کے پاس آئے تو ان کو خلعت، زادراہ اور آرامی کے ساتھ ساتھ ایک کتاب مثل تفسیر کشاف، تفسیر حسینی اور روضۃ الاحباب مرحمت کی۔[۳۱] جہانگیر کے عہد میں کتب خانوں کا سلسلہ وسیع ہوتا گیا تھا جس کی وجہ سے وہاں کے تمدن میں واقعی تبدیلی دیکھنے میں آئی لوگوں کا رجحان کتب بینی کی طرف ہوا۔ اسے کتب جمع کرنے اور مطالعہ کرنے کا شوق تھا۔ علوم وفنون کی سرپرستی میں وہ اپنے باپ سے کم نہ تھا۔ جہانگیر نے اپنا کتب خانہ بیش قیمت نوادر سے مکمل کیا۔ اس طرح اس کا دربار شہرہ آفاق عالموں، شاعروں اور خطاطوں سے بھرا رہتا تھا۔[۳۲] بلاشبہ جہانگیر کے اس ذوق مطالعہ نے ہندوستان کے تہذیب وتمدن پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ اس نے کتب خانوں اور مدرسوں کے

قیام کی طرف ذاتی توجہ دی جس کی وجہ سے نئے مدرسے کھلے اور قدیم مدرسے جو ویران پڑے تھے از سرنو آباد ہوئے۔[۳۳] تعلیم کی نئی راہیں کھلنے سے بدعات اور فضول رسموں کا کافی حد تک تدارک ممکن ہو سکا۔

عہد جہانگیر ی میں لباس، پارچہ بافی، زیورات ، سنگار عطر و خوشبوئیات ،سامان زینت و آرائش ، ظروف اور جواہرات پر بھی خاص پیش رفت ہوئی کچھ نئی ایجادات اور کچھ زمانہ ماضی ہی کے رسم و رواج اور اشیاء پر مزید کام کیا گیا۔

عہد جہانگیری میں ہاتھوں کے زیورات مثلاً جوشن ، علی بند ، بازو بند اور نونگہ نور جہاں کی اختراعات ہیں۔علاوہ ازیں جہانگیری بھجنڈ، دست بند، ٹھرڑی اور نورتن کا اضافہ ہوا۔[۳۴] نور جہاں کے گلے میں ایک ہار تھا جس میں لعل اور موتی نہایت خوبصورتی سے جڑے تھے۔[۳۵] اس سے ثابت ہوتا ہے اس وقت زیورات میں ان جواہرات کا استعمال ہوتا تھا۔اعتماد الدولہ نے جہانگیری میں ایک تخت بنوایا جس کی شکل شیر کی طرح تھی اور یہ تین سال کی مدت میں تیار ہوا[۳۶]، جواہرات کا استعمال ظروف ، تلواروں اور خنجروں میں بھی ہوتا تھا۔ جہانگیر نے اپنے دور میں ایک صراحی بنوائی جس کی شکل ریچھ جیسی تھی۔ اور اسے شاہ ایران کو تحفہ دیا۔[۳۷] جہانگیر کے عہد میں لعل، نیلم، جمکوزہ نامی پرا، زمرد موتی وغیرہ جواہرات کا استعمال ہوتا تھا۔[۳۸] اسی طرح شادی بیاہ کے مواقع پر بہت سی تمدنی اور تہذیبی رسومات قائم ہوئیں۔جس کی تقلید صوبوں کے والی ، ناظم اور حکمران بھی کرتے۔ روزمرہ کے برتن ، زیورات، پارچہ جات، قالین اور گھروں کی زیبائش کی مختلف اشیاء عہد جہانگیر کی خصوصیت ہیں اور ان میں سے کئی اشیاء اب تک استعمال میں ہیں۔

عہد جہانگیری میں خوشبو یات بھی کمال کی تھیں آصف خان جو نور جہاں کے بھائی تھے جب برطانوی سفیر کی دعوت کی تو خیمہ کے لئے خوشبویات کا استعمال کیا جس کی تعریف برطانوی سفیر نے بہت زیادہ کی۔[۳۹]

مسلمان سلاطین بالخصوص مغلیہ بادشاہوں نے ہندوستان کو نظافت ، پاکیزگی اور خورد و نوش کی اشیاء میں خوش ذوقی اور نئے نئے طریقوں سے روشناس کروایا۔ اس سے پہلے اہل ہند درخت کے پتوں پر رکھ کر کھانا کھاتے تھے لیکن مغلیہ اور مسلمانوں نے یہاں کی گھریلو زندگی اور گھروں کی آرائش و زیبائش میں ایک عظیم انقلاب برپا کر دیا۔[۴۰] ہندوستانی تمدن و ثقافت اور ہندوستانی فکر پر ناقابل فراموش اثرات مرتب کیے۔

جہانگیر نے ثقافتی ورثے کی ترقی میں بلا شبہ اپنا کردار ادا کیا۔ایک روایت ہے کہ جہانگیر کی بیوی جگت گسائیں نے کندوری کی رسم جاری کی جس میں بارات روانہ کرنے سے پہلے ایک دن ہر طرح کے کھانے بنا کر حضرت بی بی فاطمہ کی فاتحہ ہوتی۔[۴۱]

جہانگیر کے دستر خوانوں پر ترکستانی ، ایرانی اور ہندوستانی ذوق کی آمیزش سے کئی طرح کے کھانوں کی بھی ایجادات ہوئیں۔ قبولی، زرد بریاں، قیمہ پلاؤ، شلہ ، قیمہ شلہ ، ایرانی ، کوکو پلاؤ، موتی پلاؤ، تھولی، ہریسہ ،کشک، لولم، یولمہ یخنی ، بغرا اس قسم کے کھانے بکثرت بنائے جاتے تھے۔[۴۲]

جہانگیر نے اپنے عہد حکومت میں علوم حیوانیات کی طرف توجہ دی اور اکبر کے دور حکومت میں ادھورے رہ جانے والے کاموں کو پورا کیا۔

جہانگیر نے نامور کبوتر کی نسل تیار کروائی۔ اس سے پہلے کبوتر صرف تفریح کی خاطر استعمال ہوتے تھے۔ یہ کبوتر نہایت تیزی سے مسافت طے کر لیتے تھے۔[۴۳] لوگ اس کے جانوروں میں شوق کو دیکھتے ہوئے طرح طرح کے جانور جن میں مخصوص خصوصیات ہوتیں پیش کرتے۔ ایک ایسا پرندہ اس کی خدمت میں پیش کیا گیا جو پانی نہیں پیتا تھا بلکہ پانی اس کے لیے زہر کی حیثیت رکھتا تھا۔[۴۴] جہانگیر نے عجیب و غریب جانور بھی جمع کر رکھے تھے ان کی تصویریں کھنچواکے جہانگیر نامہ میں بھی شامل کیں۔ ایک عجیب و غریب بندر کا حال بھی اپنی کتاب میں تحریر کیا۔[۴۵] اسی طرح جہانگیر نے جنگلی جانور جیسا کہ شیر اور چیتے بھی رکھے اور ان کی نسل میں اضافہ کیا۔[۴۶] بلا شبہ جہانگیر کے تمام کارناموں مثلاً ذوق مطالعہ و کتب بینی، مصوری اور شاعری نے ہندوستان کے تمدن کو فروغ بخشا۔

نتائج تحقیق

- نور الدین جہانگیر کے دور میں فنون لطیفہ کے تمام شعبوں پر توجہ دی گئی۔
- زیر نظر دور میں شاعری کی ترویج ہوئی، خواتین شاعرات کی حوصلہ افزائی کی گئی۔
- اسلامی علوم کی ترویج کے سلسلہ میں کتابوں تک رسائی کے لئے کتب خانوں کا اہتمام کیا اور اس کے لئے مختلف ممالک سے نادر و نایاب کتب کا بندوبست کیا۔
- نور الدین جہانگیر نے اپنے دورِ حکومت میں تہذیب و تمدن کی ترقی کے لیے اقدامات کیے۔
- جہانگیر کے دور میں مصوری اور نقاشی کو فروغ حاصل ہوا۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International Licence.

حواشی و حوالہ جات:

۱۔ ندوی، عبدالحئی، مولانا، اسلامی علوم وفنون ہندوستان میں، (مترجم ابو العرفان ندوی)، اعظم گڑھ، دارالمصنّفین شبلی اکیڈمی، ۲۰۱۷، ص ۱

Nadvi, Abdulhay, Mulana, Islami Uloom wa Funoon Hindustan Main, Azam Garh, Darulmusannafeen, Shibli academy, 2017, P1.

۲۔ ابو ظفر، ندوی، سید، مختصر تاریخ ہند، اعظم گڑھ، معارف پریس، ص ۱۸۵

Abu Zafar, Nadvi, syed, Mukhtasar Tareekh Hind, Azam Garh, Maarif Press, p185.

۳- فیاض محمد، سید، کیپٹن، تاریخ ادبیات پاک و ہند، لاہور، پنجاب یونیورسٹی، ۴:۴۷۳

Fayaz Muhammad, Syed, Captan, Tareekh Adbiyat Pak wa Hind, Lahore, Punjab University , 4:473.

٤- محمد زبیر، الحاج، اسلامی کتب خانے، دہلی، الجمیعۃ پریس، ۱۹۶۱، ص ۲۲۰

Muhammad Zubair, al-Haj, Islami Kutubkhana, Dehli, al-Jamiat Press, 1961, P220.

٥- پالنپوری، محمد صاحب، مفتی، تاریخ ہند، سہارنپور (یوپی)، احمد بک ڈپو، س ن، ص ۱۶۷

Palanpuri, Muhammad Sahib, Mufti, Tarikh Hind, Saharnpur(UP), Ahmad Book Dipu, P167.

٦- ہسٹری آف ہندی لٹریچر از رام اودھ تریدی ص ۴۸، رسالہ معارف اعظم گڑھ اپریل، ۱۹۶۵، ص ۲۸۸ بحوالہ صباح الدین عبدالرحمٰن، سید، ہندوستان کے عہد ماضی میں مسلمان حکمرانوں کی مذہبی رواداری، اسلام آباد، عباد پبلیکشنز، ۲:۱۴۷، ۲۰۱۰

History of Hindi Litrature by Ram owdh Tridi p48. Risala Maarif Azam Garh April 1965,p288, with Reference of Sabah u al-ddin, Abdurrahman, syed, Hidustan kay Ahd Mazi Main Hukamranu ki Mazhabi Rawadari, Islamabad, Ibad Publications, 2010, 2:147.

۷- محمود شیرانی، پنجاب میں اردو، ص ۱۱۷

Mahmood Shirani, Punjab Main Urdu, P117.

۸- خطبہ صدارت ڈاکٹر تارا چند، مغل ہسٹری سیکشن، انڈین ہسٹری کانگریس، ۱۹۳۹، ص ۱۷، کلکتہ بحوالہ صباح الدین عبدالرحمٰن، سید، ہندوستان کے عہد ماضی میں مسلمان حکمرانوں کی مذہبی رواداری، ۲:۱۴۸

Khutba Sadarat Doctor Tarachand, Mughal History Section Indion History Congrass 1939, p17, Kalkatta, with reference of Sabah u al-ddin, Abdurrahman, syed, Hidustan kay Ahd Mazi Main Hukamranu ki Mazhabi Rawadari, 2:148.

۹- سنسکرت مسلمانوں کی سرپرستی میں از گنڈے راؤ ہرکارے، اسلامک کلچر حیدرآباد دکن، اکتوبر ۱۹۵۲ بحوالہ صباح الدین عبدالرحمٰن، سید، ہندوستان کے عہد ماضی میں مسلمان حکمرانوں کی مذہبی رواداری، ۲:۴۵

Sansakrat, Muslmanu ki Sarparasti main by Gunday Rawharkary, Islamic Culture Haidarabad Doccon, October 1952 Sabah u al-ddin, Abdurrahman, syed, Hidustan kay Ahd Mazi Main Hukamranu ki Mazhabi Rawadari, 2:45.

۱۰- مخطوطات فارسی، انڈیا آفس لائبریری، کالم ۱۰۹۸: اصباح الدین عبدالرحمٰن، سید، ہندوستان کے عہد ماضی میں مسلمان حکمرانوں کی مذہبی رواداری، ۲:۴۶

Makhtutat Farsi, India office Library, column 1098:1 Sabah u al-ddin, Abdurrahman, syed, Hidustan kay Ahd Mazi Main Hukamranu ki Mazhabi Rawadari, 2:46.

۱۱- صباح الدین عبدالرحمٰن ، سید: مقالات سلیمان ،(سید سلیمان ندوی کے تاریخی مضامین کا مجموعہ)، اسلام آباد، نیشنل بک فاونڈیشن، ۱:۱۶،۱۹۸۹

Sabah u al-ddin, Abdurrahman, syed: Maqalat Sulaiman, (Syed Sulaiman Nadvi kay Tarikhi Mazameen ka Majmua) Islamabad, National Book Foundation, 1989, 1:16.

۱۲- جہانگیر: تنزک جہانگیری، ص۱۶

Jahangeer, Tuzak Jahangiri, p16.

۱۳- صباح الدین عبدالرحمٰن ، سید، ہندوستان کے عہد ماضی میں مسلمان حکمرانوں کی مذہبی رواداری، ۲:۱۸۵

Sabah u al-ddin, Abdurrahman, syed, Hidustan kay Ahd Mazi Main Hukamranu ki Mazhabi Rawadari, 2:185.

۱٤- ایس۔ایم جعفر، ہندوستان کے مسلم عہد حکومت میں، (مترجم سعید انصاری)، لاہور، قومی نسل برائے فروغ اردو زبان، ۲۰۰۱، ص۷۱۔

S.M Jafar, Hindustan kay Muslim Ahad Hukumat Main, (Translated by Saeed Ansari), Lahore, Qumi Nasal baray Farue Urdu Zuban, 2001, p71.

۱۵- ندوی، سید سلیمان، علامہ، ہندوؤں کی تعلیمی ترقی میں مسلمان حکمرانوں کی کوششیں، اعظم گڑھ یو۔پی، دارالمصنّفین شبلی اکیڈمی، ۲۰۱۰، ص ۱۳

Nadvi, Syed, Sulaiman, Allama, Hinuw ki Taleemi Taraqi mian Muslaman Hukamranu ki koshashain, Azamgarh, U.P, Darulmusannafeen, Shibli Academy, 2010, p13.

۱٦- سروش اسلام، نومبر دسمبر ۲۰۰۵، ص ۲۷

Sarush Islam, Nov, Dec, 2005, p27.

۱۷- ایضاً، ص ۳۲

Ibid, p32.

۱۸- فیاض محمد، سید، کیپٹن، تاریخ ادبیات پاک وہند، ۴:۹۵

Fayaz Muhammad, Syed, Captan, Tareekh Adbiyat Pak wa Hind, 4:95.

۱۹- ایضاً ۴:۹۵

Ibid, 4:95.

۲۰- فضل حق عظیم آبادی، خواتین ہند کے تاریخی کارنامے، پٹنہ، منور پرنٹنگ پریس، ۱۹۹۸، ص۷٦

Fazal Haq Azeemabadi, Khawateen Hind kay Tareekhi karnamay, Patna, Munawar Printing Press, 1998, p76.

۲۱- ایضاً، ص ۲۵۳

Ibid, p253.

۲۲- جہانگیر، نورالدین، تنزک جہانگیری، ص ۳۰۵

Jihangir, Nuruddin, Tuzak Jihangiri, p305.

۲۳- صباح الدین، عبدالرحمٰن، مسلمان حکمرانوں کے عہد کے تمدنی جلوے، ص۲۲۱

Sabah u al-ddin, Abdurrahman, Muslman Hukamranu kay Ahad kay Tamaduni Jalway, p221.

۲۴- ایضاً، ص۲۳۶

Ibid, p236.

۲۵- جہانگیر، نورالدین، تزک جہانگیری، ص۲۸۶

Jihangir, Nuruddin, Tuzak Jihangiri, p286.

۲۶- صباح الدین، عبدالرحمٰن، مسلمان حکمرانوں کے عہد کے تمدنی جلوے، ص ۳۵۴

Sabah u al-ddin, Abdurrahman, Muslman Hukamranu kay Ahad kay Tamaduni Jalway, p354.

۲۷- جہانگیر، نورالدین، تزک جہانگیری، ص ۱۴۴

Jihangir, Nuruddin, Tuzak Jihangiri, p144.

۲۸- صباح الدین، عبدالرحمٰن، مسلمان حکمرانوں کے عہد کے تمدنی جلوے، ص ۳۹۷

Sabah u al-ddin, Abdurrahman, Muslman Hukamranu kay Ahad kay Tamaduni Jalway, p397.

۲۹- ہسٹری آف ہندی لٹریچر از رام اودھ تریدی ص ۴۸، رسالہ معارف اعظم گڑھ اپریل،۱۹۶۵، ص ۲۸۸ بحوالہ صباح الدین عبدالرحمٰن، سید، ہندوستان کے عہد ماضی میں مسلمان حکمرانوں کی مذہبی رواداری، ۲: ۱۴۷

History of Hindi Litrature by Ram Oudh Tridi, p48, Risala Maarif, Azam Garh, April, 1965, p288, with reference of Sabah u al-ddin, Abdurrahman, syed, Hidustan kay Ahd Mazi Main Hukamranu ki Mazhabi Rawadari, 2:147.

۳۰- پالنپوری، محمد صاحب، مفتی، تاریخ ہند، ص ۱۶۵

Palanpuri, Muhammad Sahib, Mufti, Tareekh Hind, p165.

۳۱- صباح الدین، عبدالرحمٰن، ہندوستان کے تمدنی کارنامے، اعظم گڑھ، یو۔پی، دارالمصنفین اکیڈمی، ص ۲۵۴

Sabahuddin, Abdurrahman, Hindustan kay Tamaduni Karnamay, Azam Garh, U.P Darulmusannafeen, Academy, p254.

۳۲- محمد زبیر، الحاج، اسلامی کتب خانے، دہلی، الجمیعۃ پریس، ۱۹۶۱، ص۲۲۱

Muhammad Zubair, al-Haj, Islami Kutubkhanay, Dihli, al-Jamiat press, 1961, p221.

۳۳- ایضاً، ص۲۲۱

Ibid, p221.

۳۴- ایضاً، ص ۲۴۰

Ibid, p240.

۳۵- جہانگیر، نورالدین، تزک جہانگیری، ص ۲۶۵

Jihangir, Nuruddin, Tuzak Jihangiri, p265.

٣٦- ایضاً، ص۲٦۸
Ibid,p268.

٣٧- جہانگیر، نورالدین، تزک جہانگیری، ص۲۸۱
Jihangir, Nuruddin, Tuzak Jihangiri, p281.

٣٨- صباح الدین، عبدالرحمٰن، مسلمان حکمرانوں کے عہد کے تمدنی جلوے، ص۳۰۱
Sabah u al-ddin, Abdurrahman, Muslman Hukamranu kay Ahad kay Tamaduni Jalway, p301.

٣٩- ایضاً، ص۳۲٦
Ibid,p326.

٤٠- ندوی، ابوالحسن، مولانا، ہندوستانی مسلمان، ص۳۰
Nadvi, Abul Hasan, Mulana, Hindustani Musalman, p30.

٤١- صباح الدین، عبدالرحمٰن، مسلمان حکمرانوں کے عہد کے تمدنی جلوے، ص۴۲۴
Sabah u al-ddin, Abdurrahman, Muslman Hukamranu kay Ahad kay Tamaduni Jalway, p424.

٤٢- ایضاً، ص۳۰۹
Ibid,p309.

٤٣- جہانگیر، نورالدین، تزک جہانگیری، ص۲۷۳
Jihangir, Nuruddin, Tuzak Jihangiri, p273.

٤٤- ایضاً، ص۱۳۴
Ibid,p134.

٤٥- ایضاً، ص۱۰٦
Ibid,p106.

٤٦- ایضاً، ص۲۳۵
Ibid,p235.